HITEC ISLAMICUS
Vol- 1 Issue-1
ISSN- 2521-0777

Foundations of Islamic Economic Principles in Popular Economic Activities.

معروف اقتصادی سرگرمیوں میں اسلامی اقتصادی اصولوں کی بنیادیں

Noor Khan

PhD Scholar Riphah International University Faisalabad, Pakistan

Abstract

According to Islamic economic principles, usury (interest) is considered prohibited (haram). In the present era, efforts are being made to reduce interest in various economic systems, and Islamic banking systems are gaining popularity, providing interest-free transactions.

Islamic economic principles emphasize giving Zakat (obligatory almsgiving) and voluntary charitable donations. Strong Zakat systems are established in various Muslim countries to assist the needy and the poor.

Justice and fairness are highlighted in Islamic economic principles. In the current era, different countries are working towards making economic systems more just and equitable.

Promotion of hard work and earning a halal (lawful) livelihood is emphasized in Islamic economic principles. Opportunities for education and skill development are being created in various countries.

Islamic economic principles envision economic cooperation. Efforts are underway in different countries to promote economic cooperation and sustainable development based on Islamic societal systems.

Environmental protection and sustainable development are also emphasized in Islamic economic principles. Various initiatives are being taken in different countries for sustainable development.

Individual ownership rights are emphasized in Islamic economic principles. In the current era, there is a focus on promoting individual rights and human rights, along with the growth of the private sector.

In the present era, the application of Islamic economic principles is leading to Muslims achieving lawful earnings and improvement in justice. These principles contribute to economic development and provide solutions to economic challenges, ensuring that individuals fulfill their rights and responsibilities towards each other.

Keywords- Islamic Economic, Popular Economic, Activities

اسلامی اقتصادی اصولوں کے مطابق ربا(سود) حرام ہے. موجودہ دور میں مختلف معاشی نظاموں میں کمی آرہی ہے اور اسلامی بینکنگ نظام فروغ پارہاہے جو رباسے پاک معاملات فراہم کرتے ہیں.

اسلامی اقتصادی اصولوں میں زکوہ اور صدقات دینے کازور دیاگیاہے. مختلف مسلمان ملکوں میں زکوہ نظاموں مضبوط کررہے ہیں جو محتاجوں اور غریبوں کی مدد کرتے ہیں.

اسلامی اقتصادی اصولوں میں محنت اور حلال رزق کی ترویج پر زور ہے. موجودہ دور میں مختلف ملکوں میں تعلیمی اور مہارتیں بڑھانے کے لئے مناسب مواقع فراہم کیے جارہے ہیں.

اسلامی اصولوں میں معاشی تعاون کاتصویر کشی ہے. موجودہ دور میں مختلف ملکوں میں اسلامی معاشرتی نظاموں کی بناپر معاشی تعاون اور متناسق ترقی کی کوشش کی جارہی ہے.

اسلامی اقتصادی اصولوں میں محیطی حفاظت اور مستدام ترقی کی بھی پرواہ ہے. موجودہ دور میں مختلف ملکوں میں مستدام ترقی کے لئے مختلف اقدامات کئے جارہے ہیں.

اسلامی اقتصادی اصولوں میں افرادی مالکیت کی حقیقت پر زور دیا گیا ہے. موجودہ دور میں مختلف ملکوں میں خصوصی سیکٹر کے فروغ کے ساتھ خود مختاری اور انسانی حقوق کی پیشگوئی کی جارہی ہے.

موجودہ دور میں اسلامی اقتصادی اصولوں کے تطبیق سے مسلمانوں کو مالی حلال کمائی اور عدلیہ میں بہتری حاصل ہو رہی ہے. یہ اصولوں معاشی ترقی اور معاشی چیلنجز کا حل فراہم کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں اور ایک انسان دوسرے کے حقوق اور ذمہ داریوں کا ادا کرتا ہے.

1۔ قدرتی ذرائع:

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے زمین، جنگلات، دریا، سمندر، اور پہاڑوں کو انسانوں کے لئے مقدس ذرائع مختلف میں بنایا ہے اور ان سے روزی کمانے کا اہتمام کیا ہے۔ آپ نے کسی بھی مخصوص فرد یا قوم کو ان ذرائع کی خصوصی ملکیت نہیں دینے کی بات کی ہے اور یہ ذرائع سب لوگوں کے لئے برابر طور پر دستیاب ہیں۔

قرآن میں یہ بھی آیات ہیں جو روزی کا ذکر کرتی ہیں اور انسانوں کو شکر کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ شکر کرنا ایک اہم عنصر ہے جو ہمیں اپنی نعمتوں کا قدر کرنے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

یہاں یہ بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ قدرتی ذرائع اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں، لیکن ان کا استعمال ہمیشہ اخلاقی اور معاشی اصولوں کے مطابق کرنا چاہئے۔ ان ذرائع کا محترم استعمال کرنا، محیط کا خیال رکھنا، اور دوسرے انسانوں کے حقوق کا احترام کرنا بھی اہم ہے۔

اللہ تعالی قران کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدۡ مَكَّنَّٰكُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ فِيهَا مَعَٰيِشَۗ قَلِيلٗا مَّا تَشۡكُرُونَ﴾[1]

ترجمہ "اور ہم نے تمہیں زمین میں مستقر کر دیا اور تمہارے لئے اس میں معاشی سے متعلق سب ضروری چیزیں فراہم کی ہیں، مگر تم بہت کم شکر کرتے ہو۔"

اس آیت میں اللہ تعالی ہمیں یاد دلاتا ہے کہ زمین اور اس کے اندر چیزیں ہمیں اللہ کی بڑائی اور فضل کا عکس ہیں، اور ہمیں ان نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اللہ نے ہمیں ایک مستقر جگہ دی ہے اور ہمیں اس جگہ میں زندگی گزارنے کے لئے سب ضروری چیزیں بھی فراہم کی ہی ہیں۔ لیکن انعامات کا ہم بچوں کا مثالی استعمال کرنا اہم ہے اور ہمیشہ شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

﴿وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ فِيهَا مَعَٰيِشَ وَمَن لَّسۡتُمۡ لَهُۥ بِرَٰزِقِينَ﴾[2]

ترجمہ:"اور ہم نے تمہارے لئے زمین میں مختلف قسم کے اسباب فراہم کی ہیں اور تمہارے لئے بھی جنات کو روزی دینے والے ہیں، مگر تم ان کا رازدار نہیں ہو۔"

اس آیت میں اللہ تعالی ہمیں یہ بتاتا ہے کہ زمین میں مختلف قسم کے اسباب ہیں جو ہمیں روزی فراہم ہوتی ہے، اور یہ اسباب اللہ کی بڑائی اور اس کے فضل کا نمائندہ ہیں۔اللہ نے ہمیں زمین میں مختلف ماہیتوں، پھلوں، زرعی اشیاء، اور دیگر چیزوں کا استفادہ اٹھانے کا موقع دیا ہے۔

آیت میں ان جنات کا ذکر بھی ہے جو اللہ کی طرف سے مخصوص روزی حاصل کرتے ہیں اور یہ آیت ہمیں اس بات پر غور کرنے کے لئے بلاتی ہے کہ اللہ کی روزی کے مختلف وسائل ہیں جو ہمیں غفلت میں نہیں رہنا چاہئے۔

قرآن مجید میں اس حقیقت کو بہترین طریقے سے بیان کیا گیا ہے کہ قدرتی ذرائع سے روزی حاصل کرنے کے لئے ہم سب برابر ہیں اور یہ سب کی ملکیت اللہ تعالی کی ہے۔

زمین، جنگلات، دریا، سمندر، اور پہاڑ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی مخلوقات ہیں اور یہاں میں روزی کمانے کے لئے مواقع بھی برابر ہیں۔کسی بھی فرد یا گروہ کو ایک خاص علاقے یا ذراعے کی خصوصی ملکیت نہیں ہوتی، بلکہ یہ سب اللہ تعالی کی ملکیت ہے اور اس نے ہر انسان کو ان مخلوقات کا استفادہ اٹھانے کا حق دیا ہے۔

اس حقیقت کو یاد رہنا چاہئے کہ ہمیشہ اخلاق اور انصافی اصولوں کے مطابق ہیں، اور ہمیں اپنی روزی کمانے میں دوسرے افراد کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالی نے ہر انسان کو اچھے اخلاق اور دیگریں کی حقوق کا ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

کاشتکاری

کاشتکاری کا حضرت آدم علیہ السلام کی قصہ میں آغاز کرنا اور اسے ایک عبادت بنانا بڑی بات ہے جو ہمیں اللہ تعالی کے حکموں اور انسانی معاشرتی سلسلے کے مطابق چلنے کی سیکھ دیتا ہے۔

کاشتکاری نے ہمیں غذائی نیازوں کے علاوہ مختلف مصالح بھی فراہم کرنے میں مدد فراہم کی ہے اور اس نے معاشرتی نظام کو مضبوط بنایا ہے۔ اس کا اہتمام روزگار کی فراہمی میں بھی اہم ہے جو اقتصادی ترقی اور معاشرتی تنوع میں مدد فراہم کرتا ہے۔

کاشتکاری ایک عبادت ہے اور زمینوں کا کاشتکاری کرنا رزق حاصل کرنے کا ایک معنوی طریقہ ہے۔ یہ بات ہمیں یاد دیتی ہے کہ ہر محنت اور ہر فعل جو خالصتاً اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے، وہ عبادت بن سکتی ہے۔

اسلام زراعت اور کاشتکاری کی اہمیت کو بہترین طریقے سے پیش کرتا ہے اور ہمیں اپنے روزمرہ زندگی کے معاملات میں بھی اسلامی اصولوں کی راہنمائی ملتی ہے۔

۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

"الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ. قُلْ كُلٌّ لَّحْمٍ حَلَالٌ وَاسْتَبْشِرُوا بِالصَّلَاحِينَ"[3]

"جو تمہارے لئے زمین کو بچھا دیتا ہے اور اس میں راستوں کو بناتا ہے اور آسمان سے پانی بھی اتارتا ہے، جس سے ہم نے ہر قسم کی نباتات نکالی ہیں۔ کہو کہ ہر قسم کا گوشت حلال ہے اور نیکوکاروں کو بشارت دو۔"

ترجمہ: "جو تمہارے لئے زمین کو مھد بناتا ہے اور اس میں راستوں کو بچھاتا ہے اور آسمان سے پانی بھی بھیجتا ہے، جس سے ہم نے ہر قسم کی نباتات نکالی ہیں۔ کہو کہ ہر قسم کا گوشت حلال ہے اور نیکوکاروں کو بشارت دو۔"

ایسا آیت ہے جو زمین، آسمان اور پانی کی محنت کو محیط کرتی ہے اور اللہ کی نعمتوں کی بے شماری کو ظاہر کرتی ہے۔ اس آیت میں ہر قسم کا حلال ہونے والا گوشت ذکر ہوا ہے اور مسلمانوں کو نیکوکاروں کی موت کی بشارت دی گئی ہے۔ زمین کو مھد بنانا، راستوں کو بچھانا، اور آسمان سے پانی بھیجنا، یہ سب اللہ تعالی کی قدرت و حکمت کا اظہار ہے جو ہمیں مختلف اقسام کی نعمتوں فراہم کرتا ہے۔ آیت میں زمین کی بڑائی اور مصلحتوں کا تفصیلی ذکر ہے جو انسانوں کے لئے مہم ہیں۔

اس آیت میں ذکر ہونے والے حلال لحم کے بارے میں ہے، جس سے غذائیں فراہم ہوتی ہیں اور صحتمند جسمانی حالت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں مختلف اقسام کی رزقات فراہم کرتا ہے جو ہمارے صحت اور فلاح کے لئے ضروری ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے،

"اطلبوا الرزق في خبايا الأرض"[4]

"زمین کے خفیہ مقامات میں روزی کی تلاش کرو۔"

یہ حدیث ایک اہم اصول کو ظاہر کرتا ہے کہ انسان کو محنت کرکے اور زمین کے مختلف حصوں میں جا کر روزی کی تلاش کرنی چاہئے۔ زمین میں چھپی ہوئی خدائی نعمتوں کو درست طریقے سے استعمال کرکے روزی حاصل کرنا ایک معنی خیز مصطلح ہے۔

یہ نصیحت اختصاصاً روزی کی تلاش اور ارادہ کرنے کو بڑھانے کے لئے دی جاتی ہے اور انسان کو محنت اور کوشش میں مصروف کرنے کی حثیت میں ہے۔

HITEC ISLAMICUS
Vol- 1 Issue-1
ISSN- 2521-0777

ایک روایت میں یوں وارد ہوا ہے

"عن أنس بن مالك رضي الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا فيأكل منه طيرا أو إنسانا أو بهيمة الا كان له به صدقة"[5]

ترجمہ: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حدیث روایت کرتے ہیں: "کوئی مسلمان ایسا غرس یا کاشت کرے کہ اس سے پرندے، انسان یا جانور کھائیں، تو اس کے لئے صدقہ ہوگا۔"

یہ حدیث زراعت و کاشتکاری کی اہمیت اور اس کا جوابی اثرات کو بیان کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی شئے کا کاشتکاری یا زراعتی کام کرتا ہے اور اس سے پھل، دانہ یا کھاد حاصل ہوتی ہے جس سے پرندے، انسان یا جانور غذا حاصل کرتے ہیں، تو اس عمل کا کرنے والے کو اس کا جوابی ثواب ہوتا ہے جو صدقہ کے طور پر ہے۔

اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں محیط اور زمین کی حفاظت اور ان کا صحیح استعمال بڑھے ہوئے ہیں اور ان کا ہر صاحب کار کو ایک ایک صدقہ حساب ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) نبی اکرم ﷺ کی حدیث روایت کرتے ہیں جس میں فرمایا گیا ہے:

"جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس درخت میں سے جتنا کھالیا جائے تو اس درخت لگانے والے کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے اور جو کچھ اس میں سے چوری ہو وہ بھی اس کا صدقہ ہو جاتا ہے اور جتنا اس میں سے درندے کھالیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے اور جتنا اس میں سے پرندے کھالیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس میں سے کم کرے گا وہ اس کا صدقہ ہو جائے گا۔"[6]

اس حدیث میں ایک شخص کا پودا لگانا ایک نوعیتی صدقہ ہے جس سے اُس کو آثار ملتے ہیں۔ اگر پودا چوری ہوتا ہے یا اس میں سے کچھ خوراکیں حاصل ہوتی ہیں، تو بھی وہ صدقہ ہو جاتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کی بندگی میں ہر نیک عمل کا اثر اور ثواب ہوتا ہے، چاہے وہ کسی کو مستفید ہو یا نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں فرمایا؛

"إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَبِيَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ يَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَفْعَلْ"[7]

"اگر قیامت قائم ہو گئی اور کسی کے ہاتھ میں کوئی پودا ہو، تو اگر وہ شخص اس پودے کو لگانے سے ممکن ہو تو یہ کرے۔"

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے آخرت کی قریبی قیامت کے بعد بھی محیط کی پرورش اور زرعی کامات میں مصروف رہنے کی ترغیب دی ہے۔ یہ آمریت ہمیں بتاتی ہے کہ چاہے آخرت کی ساعت قریب آ رہی ہو، لیکن اگر کسی کے ہاتھ میں کوئی موقع ہو تو وہ اس موقع کا بہترین طریقے سے استفادہ اٹھائے۔

یہ حدیث اخلاقی اور اقتصادی بھلائی کی راہنمائی فراہم کرتی ہے اور انسانوں کو محیط کی حفاظت اور بہترین طریقے سے زرعی کامات میں مصروف رہنے کی ترغیب دیتی ہے۔
کاشتکاری اور کان کنی دونوں معاشرتی اور معاشی حوالے سے اہم ہیں اور ان کاموں کرنے والے لوگوں کو عزت و احترام حاصل ہوتا ہے۔

HITEC ISLAMICUS
Vol- 1 Issue-1
ISSN- 2521-0777

کاشتکاری: کاشتکاری ایک بہت اہم مزرعاتی فعالیت ہے جو غذائی فراہمی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کاشتکاری کرنے والے لوگوں کا کام مختلف فصلوں اور پودوں کی کاشت اور دیکھ بھال کا ہوتا ہے۔ ان کا کام موسمیات، مٹی کی حالت، اور مختلف کاشتی تکنیکس پر مبنی ہوتا ہے۔ کاشتکاروں کی محنت اور تعلیم نے انہیں معاشرتی درجہ حاصل کرنے میں مدد فراہم کی ہے اور ان کی محنت کا ثمرہ ہمیشہ ہمارے چارچے میں آتا ہے۔

کان کنی: کان کنی بھی ایک زمینی فعالیت ہے جس میں معدنوں سے مختلف معدنیات نکالی جاتی ہیں۔ ان معدنیات میں سے چند مثالیں ہیں: زنگ، سونا، چاندی، یورینیم، سلیکا، اور دیگر اہم معدنیات۔ کان کنی معاشی ترقی اور توسعے کے لئے بہت اہم ہے۔

کان کنی میں کام کرنے والے لوگ مختلف معدنوں کی کچھ مضبوطیوں کا استفادہ اٹھاتے ہیں اور ان کی محنت اہم صنعتی ترقی میں مدد فراہم کرتی ہے۔ ان کی محنت سے ملنے والے معدنیات مختلف صنعتوں میں استعمال ہوتی ہیں جو معاشرتی ترقی میں مدد فراہم کرتی ہے۔

دونوں حوالوں میں محنتی لوگوں کو اہمیت دینا چاہئے اور ان کی محنت کو عزت دینا چاہئے کیونکہ یہ لوگ معاشرتی ترقی اور معاشی بہتری میں بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔

ماہی گیری:

اسی طرح ماہی گیری کا معاملہ ہے . قران مجید میں ہے ﴿رَّبُّكُمُ ٱلَّذِي يُزۡجِي لَكُمُ ٱلۡفُلۡكَ فِي ٱلۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِهِۦٓۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِكُمۡ رَحِيمٗا﴾[8] جو ماہی گیری اور انسانوں کو فضائل اور رحمتوں کے حوالے سے ہیں۔ یہاں ذکر کردہ آیات ماہی گیری کے عمل کو ایک مثال کے طور پر پیش کر رہی ہیں اور بیان کر رہی ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں زندگی کے مختلف پہلوؤں میں اپنے فضل اور رحمت سے نوازتا ہے

اس آیت میں اللہ کی رحمت کا اظہار ہے کہ اللہ ہمیں سمندر میں کشتیاں چلانے کا موقع دیتا ہے تاکہ ہم اس کے فضلوں کو تلاش کریں۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ماہی گیری ایک طریقہ ہو سکتا ہے جس سے انسان اللہ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اپنی رزق حلال حصول کرتا ہے۔

وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِيٓ ءَادَمَ وَحَمَلۡنَٰهُمۡ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَفَضَّلۡنَٰهُمۡ عَلَىٰ كَثِيرٖ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيلٗا

اس آیت میں اللہ تعالی نے بنی آدم (انسانوں) کو عزت دینے اور انہیں خشکی اور تری میں سواری عطا کی ہے۔ اس طرح ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ اللہ ہمیں زندگی کے مختلف پہلوؤں میں عزت دیتا ہے اور ہمیں مختلف نعمتوں سے نوازتا ہے۔ اس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں اپنے رزق کی تلاش میں محنت کرنا چاہئے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ایک فیصد روزگار ماہی گیری اور افزائش آبی حیات سے وابستہ ہے۔

جنگلات اور پہاڑوں سے استفادہ حاصل کرنا۔

اللہ تعالی نے کائنات میں مختلف وسائل فراہم کی ہیں جو انسانوں کو روزی کمانے اور اپنی ضروریات حاصل کرنے کے لئے مدد فراہم کرتی ہیں۔ جنگلات اور پہاڑوں کی صورت میں، اللہ نے ہمیں مختلف طریقوں سے رزق حاصل کرنے کی ممکنات دی ہیں، جیسے کہ لکڑیاں، شہد، اور دوسری جڑی بوٹیاں۔

یہ وسائل اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں، جو کسی کی مخصوص ملکیت نہیں رکھتیں اور انہیں حاصل کر کے روزی کمائی کی جاسکتی ہے۔ ان طریقوں کا استعمال ایک اہم اصول پر مبنی ہے کہ زندگی کے لئے مختلف وسائل کا استعمال ہوتا ہے اور انسانوں کو اپنی ضروریات حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

یہ تجربہ اور مشقت سے بھرپور ہو کر یہ وسائل اہمیت حاصل کرتے ہیں اور یہ بھی دکھاتا ہے کہ اللہ کی بنیادی رہنمائی اور رحمتوں میں ہمیشہ بھرپور بھرم دینا چاہئے۔

2صنعت وحرفت؛ صنعت وحرفت میں کام کرنے والوں چاہیے کہ وہ جو بھی چیز بنائیں اس کو اعلی، عمدہ اور بھرپور طریقے سے بنایا جائے۔ حدیث میں آتا ہے "إِنَّ اللهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ"[9]

اللہ تعالی کی خوبصورتی اور جمال کو پسند کرنے کا اظہار کرتی ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالی جمال کو محبت کرتا ہے اور اسے قدر کرتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جمال کو محبت کرنا ایک مقدس اور اہم اصول ہے۔

اگر ہم اس حدیث کو صنعت و حرفت کے ساتھ جوڑیں تو یہ ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں اپنی صنعت یا حرفت میں کام کرتے وقت جمالی اور عمدہ اثرات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یعنی ہمیں اپنے بنائی گئی چیزوں میں علیحدہ اور بہترین طریقے سے جمالیت اور کمال کو شامل کرنا چاہئے۔

صنعت و حرفت میں اعلیٰ معیار کی چیزیں بنانے کے لئے، محنت اور مہارتوں کا استعمال کرنے کے لئے یہ اہم ہے کہ ہم اپنی محنت کو مختلف حوالوں سے دیکھیں اور بہترین نتیجے حاصل کرنے کیلئے مکمل طریقے کا انتخاب کریں۔

یہ حدیث ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ کام کرتے وقت ایمان، اخلاقی اصولوں اور بڑے مقصدوں کو یاد رکھنا بہترین ہوتا ہے۔ جو کہ ایک صاحب کاروبار کو اچھے اور مؤثر اثرات پیدا کرتا ہے اور اسے مقامی اور عالمی سطح پر معیاری بناتا ہے۔

ڈاکٹر محمود غازی کہتے ہیں کہ " یہاں جمال سے مراد محض جسمانی یا ظاہری جمال نہیں ہے بلکہ کردار کا جمال، خدمات کا جمال، اخلاق کا جمال ہے۔ ہر وہ چیز جس میں جمال اور کمال حاصل کیا جاسکتا ہو اس میں جمال و کمال حاصل کیا جانا اللہ تعالی کی مشیئت کے عین مطابق ہے "[10]

ڈاکٹر محمود غازی کی باتیں بہت ہی اہم اور معنی خیز ہیں۔ انکی بیان کردہ تصورات میں خدمات، اخلاق، اور کردار کا جمال کو بہت اہمیت دینا، انسانی معاشرتی حیثیت اور فردانیت کی بڑھتی ہوئی قدر کو واضح کرتا ہے۔ یہ تصورات انسانی ترقی اور بہتری کی راہ میں موجب کرنے والی ہیں۔

1. کردار کا جمال: یہ بات واضح ہے کہ ایک شخص کا کردار اور اس کی عملی حیثیت میں جمال ہونا بہت اہم ہے۔ زندگی میں دیگر لوگوں کے لئے اچھے مثال قائم کرنا اور اچھے اخلاقی اصولوں پر عمل کرنا ایک شخص کو جمال اور کمال کی راہ میں بڑھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

2. خدمات کا جمال: خدمات دوسروں کی مدد میں آنا اور معاشرتی بہتری کے لئے کام کرنا بھی ایک بڑا جمال ہے۔ دوسروں کے لئے نفع فراہم کرنا ایک معنی خیز کردار ہے جو اخلاقی اور معاشرتی معیارات کو بلند کرتا ہے۔

3. اخلاق کا جمال: اخلاقی اصولوں پر عمل کرنا اور اچھے اخلاقی قیمتوں کا پیش خم کرنا بھی بڑا جمال ہے۔ اخلاقیتی اور ایمانی اصولوں کے ساتھ زندگی گزارنا انسان کو اچھے راستے پر رہنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

4. اللہ تعالی کی مشیئت: ڈاکٹر محمود غازی نے صحیح طور پر بتایا ہے کہ جمال اور کمال کا حصول اللہ تعالی کی مشیئت کے مطابق ہے۔ اس سے یہ بھی سامنے آتا ہے کہ ایک شخص جمال و کمال حاصل کرتے وقت اپنی مشیئت کو اللہ تعالی کے مطابق رکھے اور نیک نیتی سے کام کرے۔

یہ تصورات ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ ایک شخص کی حقیقی بہتری اس کے کردار، خدمات، اور اخلاقیت میں چھپی ہوتی ہے، اور ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے زندگی گزارنا ایک بھلائی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

وہ حدیث " من صنع منکم شیئا فلیحسنہ " یہ حدیث امر تمام صنعت کاروں کو ہے کہ جو بھی چیز بناتے ہیں، وہ بہت خوبصورت اور مکمل شکل میں بنائیں۔ یہ آمر ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اپنے کام میں کسی بھی پہلو میں ترقی اور بہتری کے لئے محنت کریں اور چیزوں کو بہترین طریقے سے تخلیقی اور خوبصورت انداز میں بنائیں۔"[11] ایک اور حدیث آپ ﷺ نے فرمایا: "ان اللہ یحب المومن المحترف"[12] یہ حدیث اللہ تعالی کی محبت میں محنت کرنے والے مومن کو محبوب بناتی ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ جو شخص محنتی ہو کر اپنے کام میں ماہر ہو، اللہ تعالی اسے محبت کرتا ہے اور اس کا کام قبول فرماتا ہے۔

یہ حدیثیں ہمیں بتاتی ہیں کہ محنت اور صنعت میں اہم ہے اور یہ ایک مومن کی معاشرتی اور دینی حیثیت میں بڑھتی ہوئی اہمیت کا حامل ہے۔ محنت اور صنعت کی بھرمار کو بھی اللہ تعالی محبت سے دیکھتا ہے اور ایک شخص کو اس کی محبت میں مشرکت کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اسلام میں محنت اور مہارت حاصل کرنے کا اہمیتی مقام ہے، اور حضرت داؤد (علیہ السلام) کی زندگی سے ایک بہترین مثال فراہم ہوتی ہے کہ انہوں نے زرعی کامات کے ذریعے رزق کمایا۔ آپ کا ہر زمانے میں اہتمام اس بات پر ہوتا رہا ہے کہ انسان محنت اور مہارت حاصل کرے اور اپنی محنت کے ذریعے روزگار حاصل کرے۔ ۔ کیونکہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلاً أَن يُتْقِنَهُ[13]۔'' اس حدیث میں بھی واضح ہے کہ اللہ تعالی کو اچھا لگتا ہے کہ انسان اپنے کام میں مہارت حاصل کرے۔ یہ ایک طرف سے اپنے کام میں مہارت حاصل کرنا ایک فرد کی ترقی اور معیشتی بہتری کا ذریعہ ہے، اور دوسری طرف سے یہ ایک قوت مختلفہ کا اظہار ہے جو انسان کو مختلف صورتوں میں اپنی صلاحیتوں کا فراہم کرتا ہے۔

HITEC ISLAMICUS
Vol- 1 Issue-1
ISSN- 2521-0777

اللہ تعالی قران مجید میں فرماتے ہیں﴿وَأَلَنَّا لَهُ ٱلۡحَدِيدَ أَنِ ٱعۡمَلۡ سَٰبِغَٰتٍ وَقَدِّرۡ فِي ٱلسَّرۡدِۖ﴾[14] قرآن مجید میں آیہ جو حضرت داوٗد (علیہ السلام) کی زرعی کامات کا ذکر کرتی ہے، ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو لوہا نرم کرکے زرعی چینی بنانے کی مہارت دی تھی تاکہ وہ اسے چوڑی چوڑی زرہیں بنا سکیں۔ یہ آمر اہم ہے کہ اپنی کاری گری کو مختلف اور بہترین طریقے سے کریں اور مہارت حاصل کریں تاکہ رزق حاصل کرنے میں بھی ترقی حاصل ہو۔

محنت اور مہارت کا حصول ایک مسلمان کے لئے دینی و اخلاقی حیثیت کو بہتر بنانے کا اہم زریعہ ہے اور یہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہے

خدمات:

اسلام نے آجر اور اجیر کے حقوق اور فرائض کا بہت واضح فراہم کیا ہے اور اس میں انصافی تناسب کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، خدمات یا کسی کام کرنے والے کو معقول اور مستحق آجر دینا چاہئے اور اجیر کو بھی حقوق اور اختیارات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

مختلف حرفتوں اور صنوعات میں کام کرنے والوں کو اجیر کہا جاتا ہے، اور ان کے لئے مختلف حقوق و فرائض ہیں۔ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص خود کا کاروبار چلاتا ہو، یا کسی دوسرے کے کاروبار یا ادارے میں ملازمت پذیر ہو، یا سرکاری ملازمت کرے۔

تعمیراتی کام کرنے والے مزدور، مستری، انجینیئرز، زرعی مزارعوں میں کام کرنے والے، اینٹیں بنانے والے، اور فیکٹری اور کارخانے میں کام کرنے والے محنتی افراد۔ اس کے علاوہ، سرکاری ملازمین، پرائیویٹ ملازمین، اساتذہ، ادارے کے عملہ، اور مختلف دوکانوں اور ہوٹلوں میں ملازمت پذیر لوگ بھی اس طرح کے خدمات میں شامل ہیں۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق، ہر ایک کام چاہے وہ معاشی ہو یا دینی، معقول اور انصافی آجر کے مستحق ہے، اور اجیر کو بھی اپنے کردار اور مسئولیتوں کے مطابق حقوق دینے کی ضرورت ہے۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے حقوق اور فرائض کا خیال رکھتا ہے اور معاشرتی انصاف کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔

ملازم اور مزدور کے خصائص:

حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں کی درخواست اور اُن کی خوبصورت خصوصیات کو قرآن ذکر کرتی ہے۔

﴿قَالَتۡ إِحۡدَىٰهُمَا يَٰٓأَبَتِ ٱسۡتَـٔۡجِرۡهُۖ إِنَّ خَيۡرَ مَنِ ٱسۡتَـٔۡجَرۡتَ ٱلۡقَوِيُّ ٱلۡأَمِينُ﴾ [15] ترجمہ: ان دو لڑکیوں میں سے ایک نے کہا: "ابا جان! آپ انہیں اُجرت پر کوئی کام دے دیجیے۔ آپ کسی سے اُجرت پر کام لیں تو اس کے لیے بہترین شخص وہ ہے جو طاقتور بھی ہو، امانت دار بھی ہو۔"

اس آیت سے یہ آتا ہے کہ ملازم اور مزدور کو ان کی قدرت و قوت اور امانت داری کی بنا پر منتخب کرنا چاہئے۔ یہاں بیٹیاں اپنے والد کو ایک طاقتور اور امانت دار شخص کو مزدوری کے لیے منتخب کرنے کی تجویز کر رہی ہیں۔

من استاجر اجیرا فلیعلمہ اجرہ"[16]

حدیث میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے کہ جو شخص کسی مزدور کو اجرت پر رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اس کی اجرت پہلے ہی متعین کر دے۔ یہ ایک عدل و انصاف کا طریقہ ہے جو مزدور اور اجیر کے درمیان معاشی حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

"قال اللہ عزو جل ثلاثہ انا خصمھم رجل اعطی بی ثم غدر و رجل بائ حرا فاکل ثمنہ و رجل استاجرا اجیرا فاستوفی مہ و لم یعطہ اجرہ"[17]

حدیث میں اللہ تعالی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں کو خصوصی طور پر حساب لیا جائے گا: وہ جو غدر کرکے عہد و پیمان توڑیں، وہ جو کسی آزاد شخص کو بیچ دیں، اور وہ جو کسی مزدور کو اجرت پر بلائے اور بعد میں اسے مزدوری نہ دیں۔ یہ حدیث ہمیں امانت داری اور معاہدہ کی پابندی میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

"اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ"[18]

حدیث میں اللہ تعالی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ مزدور کو اجرت پر بلایا جائے تو اسے اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دینا چاہئے۔ یہ ایک ایماندار اور انصافی تعلق کا طریقہ ہے جو مزدور کے حقوق کی پیشینگوئی کرتا ہے۔

یہ احادیث اخلاقی اور انصافی اصولوں پر مبنی ہیں اور معاشرتی معاملات میں مسلمانوں کو دیکھ بھال اور ایمانداری کے اصولوں کی پیروی کرنے کی ہدایت دیتی ہیں۔

HITEC ISLAMICUS
Vol- 1 Issue-1
ISSN- 2521-0777

محنت کرنے والے ملازم اور مزدور کے درمیان ایمانداری اور انصاف کی بنیاد ہے۔ یہ حدیث ذکر کرتی ہے کہ محنتی شخص کو اپنے کام کے مقابلے میں حق حاصل کرنے کا حق ہے، لیکن اسے بھی اپنی مہارتوں اور کام کے قابلیتوں کے مطابق حقیقت پر عمل کرنا چاہئے۔

محنت کرنے والے کو چاہئے کہ وہ کام چوری اور سینہ زوری کی بجائے اپنی مہارتوں اور کام کی میزانی کے ساتھ کام کریں۔ اس حدیث کا ذکر کرنا بہترین طریقہ ہے تاکہ ہر انسان اپنی محنت اور کام میں ایمانداری سے مصروف ہوتا رہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جس میں ایک مزدور نے اپنی مہارت اور کام کی قیمت کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو انصاف دینے کا فیصلہ کیا اور مزدور کی مہارت کے مقابلے میں حقیقت پر عمل کرنے کا سلسلہ دیا۔

یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہر شخص کو اپنی مہارتوں کو بہترین طریقے سے پیش کرنے اور اپنی حقوق کی حفاظت کرنے کا حق ہے۔ اسی طرح ملازم اور مزدور کے درمیان معاشی تعلقات میں انصاف اور ایمانداری کی بنیاد ہوتی ہے جو اس حدیث سے آتا ہے۔"[19]

اسلام نے مختلف معاشی، اجتماعی، اور اخلاقی مسائل کا حل فراہم کرنے کے لئے ایک مکمل نظام فراہم کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں عدل، انصاف، ایمانداری، محبت، امانت، ایک دوسرے کی حقوق کا احترام، اور اخلاقی اصولوں کی پیشگوئی کی گئی ہے۔

1. عدل اور انصاف: اسلام عدل اور انصاف کی بہت بڑی اہمیت دیتا ہے۔ قرآن مجید میں بار بار انصاف کے لئے حکومت کرنے اور اپنے کاموں میں انصافی معاملات کرنے کا زور دیا گیا ہے۔

2. ایمانداری اور امانت: اسلام میں ایمانداری اور امانت داری کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ امانت داری اور ایمانداری کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا۔

3. تعلیم و تربیت: اسلامی تعلیمات نے تعلیم و تربیت کو بہت بڑی قدر دی ہے اور لوگوں کو اچھے اخلاقی اصولوں اور امورِ دینی میں تربیت دینے کی حکمت فراہم کی ہے۔

4. احسان و محبت: اسلام میں دوسرے کی مدد کرنے اور دوسرے کے ساتھ محبت اور احسان کرنے کا اہمیتی تعلق ہے۔

5. معاشی امور: اسلام نے معاشی مسائل کا حل دینے کے لئے زکوہ، صدقات اور مالی امور پر گہرائی سے غور کیا ہے تاکہ معاشی تنازعات اور فرقے کم ہوں۔

6. تواضع اور شکر گزاری: ** اسلامی اخلاقیات میں تواضع اور شکر گزاری کی بڑی اہمیت ہے، جو انسان کو اچھے اور برکتی زندگی گزارنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

اسلامی تعلیمات کو عوامی سطح پر پہنچانے اور لوگوں کو ایک دوسرے کے حقوق اور اخلاقی اصولوں کی پیروی کی طرف راغب کرنا معاشرتی بہتری کی راہ میں بڑا قدم ہوتا ہے۔

تجارت:

تجارت اور مالی معاملات کو شریعت کے اصولوں اور اخلاقی اصولوں کے مطابق چلانا اہم ہے تاکہ معاملات میں صداقت، امانت، اور عدل کا خیال رہے۔ زکوۃ اور انفاق کی اہمیت کو ذکر کرنا بھی بہت موزوں تھا، جس سے مالی حقوق کا مستقل خیال رکھا جا سکتا ہے اور غنیمت حاصل کرنے والے کو معاشرتی ذمہ داری بھی سمجھایا گیا ہے۔

حادثہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی تجارتی معاونت اور اختلافات کا حل بھی دلائل کے ساتھ بہت اچھا مثال فراہم کرتا ہے۔

مالی معاملات میں امانت داری اور ایمانداری کا خیال رکھنا، زکوۃ اور انفاق کی اہمیت، اور معاشی مسائل کو حل کرنے میں اسلامی اصولوں کا اطلاق کرنا، ہر مسلمان تاجر اور مالک کے لئے بڑی معنوں والا اور برکتی راستہ ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ لی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ﴿التاجر الصدوق الامين مع النبيين و الصديقين والشهداء[20] ترجمہ: سچ بولنے والا تاجر قیامت کے دن نبیوں اور صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہو گا﴾

تجارت کرنے والوں کو اسلامی تعلیمات معلوم ہونی چاہیں تاکہ وہ معاملات کرتے وقت حرام اور ناجائز کاموں میں ملوث نہ ہو جائیں۔ تجارت کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ؛

1۔ نیت اچھی ہو۔ تاجر کی نیت بہت اہم ہوتی ہے۔ نیک نیتی اور ایمانداری سے ملکر تاجر اپنے کاروبار میں برکت حاصل کر سکتا ہے اور اس کی کمائی معقول اور برکت آمیز ہوتی ہے۔

تجارت کو ایک عبادتی عمل ماننا، جسے نیک نیتی اور ایمانداری کے ساتھ کیا جائے، اس سے ہمیشہ کیلئے بھلائی اور برکت حاصل ہوتی ہے۔ جب انسان اپنی کمائی کو اللہ کی رضا کے لئے کام کرتا ہے اور اپنے معاشرتی ذمہ داریوں کا پورا کرنے میں مصروف ہوتا ہے، تو اس کا ہر عمل عبادت بن جاتا ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ رزق حاصل کرنے کی مخصوص کوششیں بھی عبادت ہیں اور اگر ان میں نیک نیتی ہو تو یہ عبادت میں بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔

2۔ سچ بولنا: سچ بولنا ایمان اور ایثار کی بنیاد ہے اور یہ تجارت میں بڑی برکت لاتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی سچائی کو بڑی قدرتی مقام دیا گیا ہے اور جھوٹی قسمیں کھانے کو نہایت منہاجی برکت سے محروم کرنے والا حکم آیا ہے۔

جس میں النبی الکریم ﷺ نے جھوٹی قسموں کھانے والے تاجروں کو ملنے والی سختیوں کا ذکر کیا ہے۔ ایسے تاجروں کی مال میں برکت نہیں ہوتی اور یہ قیامت کے دن اللہ کی نظر میں مستقبلہ ہو گا۔[21]

سچ بولنا ایک شخصی چیز ہی نہیں بلکہ ایک معاشرتی اصول ہے جو تاجر کو اچھے اخلاقی قیمتوں کے ساتھ ہر قسم کے معاملات میں ایمانداری اور سچائی کا پرچم لے کر چلنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ سچائی اور ایمانداری میں برکت اور دنیا و آخرت میں کامیابی لاتی ہے۔

دین اسلام میں بھی اسلامی اصولوں اور اخلاقیات کو مدنظر رکھتے ہوئے تجارت کو ایک عبادتی عمل مانا گیا ہے، جس میں سچائی، امانت، ایثار، اور برکت کے اصولوں کو پیش کرنا ضروری ہے۔

3۔ عیب نہ چھپانا: تاجر کو چاہیے کہ عیب کو نہ چھپائے بلکہ واضح کرے۔ توکل الی اللہ کرے، رزق اللہ کے قبضے میں ہے۔ محنت کرنا سنت ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے﴿ وَ أُفَوِّضُ اَمْرِیٓ اِلَى اللّٰهِ﴾[22] ترجمہ: "اور میں اپنے کام کا انتظار اللہ پر چھوڑتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کے ساتھ بصیرت رکھتا ہے۔"

یہ آیت تاجر کو یہ سکھاتی ہے کہ اسے اپنے کاموں کو اللہ کی رضا میں کرنا چاہئے اور اپنی معاشی مشکلات، فیصلے اور منصوبوں کو اللہ کی ہدایت پر چھوڑنا چاہئے۔ اسی طرح تاجر کو یہ یاد دلاتی ہے کہ اللہ تعالی بندوں کے اعمال و اقدار کو بصیرت سے دیکھتا ہے اور ان کے ساتھ ہر لحہ موجود ہے۔

تاجر کو چاہئے کہ اپنی تجارتی امور میں ایمان، ایکسپیکٹیشن، اور حکمت کا استعمال کریں اور ہر اقداری حالت میں اللہ کے حکم کی تلاش میں رہیں۔ اللہ کا توکل کرنا اور اپنے کاروبار کو اچھی طرح چلانے کی کوشش کرنا، آپ کو اچھے نتائج حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے۔ "ان نفسا لن تموت حتى تستكمل رزقها فاتقوا الله و اجملوا فى الطلب وتوكلوا على الله فان الله يحب المتوكلين "[23]" کوئی شخص اس وقت تک مرتا نہیں جب تک کہ اس کا رزق پورا نہیں ہو جاتا۔ اس لئے اللہ کی نافرمانی سے ڈریں اور معاش کے حصول کے لئے تک روئیں اور اعتدال اختیار کریں، اور اللہ پر توکل کریں۔ بیشک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

حصول معاش اور روزی کے لئے محنت، توکل، اعتدال اور اللہ پر بھرپور بھروسہ رکھنا ضروری ہے۔ اللہ کی رضا کے لئے محنت کرنا اور اپنے کاموں میں اعتدال رکھنا ہمیشہ زندگی کو بہتر بناتا ہے اور اللہ تعالی توکل کرنے والوں کو محبت فراہم کرتا ہے۔

ایک مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ عدل اور ایمانداری کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے۔ اگر کوئی مسلمان کسی چیز کو بیچتے وقت اس میں کوئی عیب ہوتا ہے تو وہ اس عیب کو ظاہر کر کے بیچنا چاہیے اور چھپانا یا غیر حقیقت بتانا جائز نہیں ہے۔

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں عدل اور صداقت کا مثال قائم کیا اور ان کی تعلیمات میں ہر مسلمان کو یہ سکھایا گیا ہے کہ اپنے معاملات میں دیانت اور ایمانداری برتری ہوتی ہے۔

چیزوں کو ظاہر کر کے بیچنا ہمیشہ بہترین طریقہ ہوتا ہے اور جو چیز خرید رہے ہوتا ہے، اس کو دوسرے لوگوں کو بھی دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اگر کسی چیز میں کوئی عیب ہوتا ہے تو یہ حق ہے کہ اس کا صحیح وضع ظاہر کیا جائے تاکہ خریدار ہوشیاری سے اپنی ترجیحات کر سکے۔

دھوکہ دینا اور خود کو بے ایمانی کا مظاہرہ کرنا ایک مسلمان کے لئے مناسب نہیں ہے اور ایسی عملیں کرنا جائز نہیں ہے۔"[24]

دیانت داری کے ساتھ کام کرنا۔ "دیانت داری کے ساتھ کام کرنا" ایک بہت ہی اہم اصول ہے جو اخلاقی اور اسلامی تعلیمات پر مبنی ہے۔ یہ مصطلح وہ اہمیت دیتا ہے کہ انسان کو اپنے روابط، کاروبار، اور زندگی کے ہر شعبے میں دیانت داری اور ایمانداری کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔

1. اچھائی کو بڑھاؤ: دیانت داری اور ایمانداری کے ساتھ کام کرنا یعنی اچھائی کو پہچاننا اور بڑھانا۔
جو چیز میں اچھائی ہے، اسے بڑھاؤ اور دوسروں کو بھی اسے دیکھنے کا موقع دو۔

2. کمزوریوں کو واضح کریں: جوں ہی کوئی کمزوری یا عیب پیدا ہو، اسے چھپانے کی بجائے واضح کریں۔
ایمانداری کے ساتھ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا بھی شامل ہے۔

3. نصیحت اور بھرپور سہولت فراہم کریں: جو کمزوری ہو، اس پر نصیحت دیں اور اس کو بھرپور سہولت فراہم کریں۔
اسلام میں دوسروں کی مدد کرنے اور اچھے لوگوں کے ساتھ مخلص معاونت کرنے کا آئے اہ ہے۔

4. نقل اور اصل کا اظہار: چائنہ کا ہے جاپان کا جو کا مثالی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ مصطلح مصنوعات یا مصنوعات میں موجود عیبوں اور خوبیوں کا ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
دیانت داری کے ساتھ ہمیشہ حقیقت کا اظہار کرنا ہے۔

5. رزق کا یقین: ایمانداری کے ساتھ کام کرنا یہ بھی متضمن ہے کہ انسان کو اپنے رزق پر یقین رکھنا چاہیے۔
اللہ کی محنت اور رحمت پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور رزق حلال حاصل کرنے کیلئے محنت کرنا چاہیے۔

اس طرح کے اصولوں ایک شخص کو اچھے اخلاق اور ایمانی قیمتوں کے ساتھ زندگی گزارنے میں مدد فراہم کرتے ہیں اور جمعیت میں بہتری کا باعث بنتے ہیں۔

ناپ تول میں کمی نہیں کرنی۔ تاجر کو ناپ تول میں کمی نہیں کرنی چاہیے۔ کسی کو اس کے حق سے کم دینا خسارہ اور ہلاکت وتباہی ہے۔ قران مجید ن خاص طور پر اس سے بچنے کی ہدایت کی ہے اور اللہ کے غضب سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ کی قران مجید میں آتا ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ٱلَّذِينَ إِذَا ٱكْتَالُوا۟ عَلَى ٱلنَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ أَلَا يَظُنُّ أُو۟لَٰٓئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ ٱلنَّاسُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾[25]

اس آیت میں اللہ کی طرف سے منہا کی جاتی ہے کہ جو لوگ اپنے معاملات میں مختلف اشیاء کی ناپ یا تول کرتے ہیں، وہ ایمانداری سے اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔ اور اگر کوئی شخص لوگوں کو کم چیز دیتا ہے یا ان کو ناپتے وقت کمی کرتا ہے، تو اس کو یہ یاد رہنا چاہیے کہ ایک دن ہمیشہ کے لیے رب العالمین کے سامنے اٹھ کر جواب دینا ہوگا۔

شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو ناپ تول میں کمی اور انصاف کے معاملات کی بات کرتے ہوئے ہدایت دی تھی۔ آیت میں آتا ہے کہ شعیب علیہ السلام نے قوم سے کہا

﴿وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ وَلَا تَنقُصُوا۟ ٱلْمِكْيَالَ وَٱلْمِيزَانَ ۚ إِنِّيٓ أَرَىٰكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ وَيَٰقَوْمِ أَوْفُوا۟ ٱلْمِكْيَالَ وَٱلْمِيزَانَ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا۟ ٱلنَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا۟ فِي ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ﴾[26]

جس میں انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ انصاف کے ساتھ معاملہ کریں، ناپ تول میں کمی نہیں کریں اور لوگوں کے حق میں بے انصافی کردار ہونے سے بچیں۔

شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو یہ بھی سکھایا کہ وہ مختلف اشیاء کی ناپ اور تول کرتے وقت انصافی اور امانت داری سے عمل کریں، تاکہ معاشرت میں بے انصافی کمیوں سے بچا جاسکے اور لوگ اپنے حقوق میں محروم نہ ہوں۔

اسلام میں انصاف اور معاشرتی بھلائی کی باتیں کرتا ہے اور شریعت میں مختلف اصول وضوابط موجود ہیں جو انصاف اور امانت داری کی بنیادوں پر ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، حق کسی کے ذمہ نہیں ہونا چاہئے اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا ضروری ہے۔

ایک شخص جو اپنا حق سے زیادہ لینے کی کوشش کرتا ہے یا دوسروں کو زیادہ چیز دینے سے باز رہتا ہے، اس کا عمل انصافی نہیں ہوتا اور یہ شرعی اصولوں کے خلاف ہوتا ہے۔ اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی انصاف اور حق کے پیشوا ہونے کا اہتمام کیا اور امت کو ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنے کی سکھائی۔

اللہ کریم نے انصافی اور امانت داری کے علاوہ کسی کام پر ہلاکت وتباہی کی وعید دی ہے اور شرعی اصولوں کے مخالف کاموں کا امتناع کیا ہے۔ معاشرتی بھلائی اور امن کے لیے ہمیں انصافی اور ایماندار ہو کر ہر کس کے حقوق کا احترام کرنا چاہئے۔

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو جھکتا ہو تولنے کی نصیحت کی ہے۔ "زن ورجح "[27]ترجمہ جب تم وزن کیا کرو تو زیادہ کرو۔ دوسرے موقع پر فرمایا "اذا وزنتم فارجحوا"[28] حدیث شریف "زن ورجح" کہلاتی ہے اور اس کا ترجمہ ہے: "جب تم وزن کرتے ہو تو زیادہ وزن کرو۔ "یا" جب تم تولنے وزن کرتے ہو تو زیادہ تولنا کرو۔"

اس حدیث سے مراد ہے کہ جب لوگ تولنے یا وزن کرنے کا عمل کریں تو انہیں ایمانداری اور انصاف کے ساتھ کرنا چاہئے۔ یعنی، جو اشخاص اپنے وزن یا تولنے کو تولتے ہیں، وہ ایمانداری سے اور انصاف کے ساتھ ہونے والی چیزوں کو درست طریقے سے کریں۔ اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انصافی اور امانت داری سے کام کرنا ایک شخص کے اخلاقی اور دینی زندگی میں مہم ہے۔

زکوۃ کو پابندی کے ساتھ ادا کرنا: زکوۃ ایک اہم اصل اسلامی ہے جو مسلمانوں پر فرض ہے اور قرآن مجید میں بار بار اس کی اہمیت کا ذکر ہوتا ہے۔ زکوۃ کو دین میں عدل اور امن کے لئے ایک مؤثر ذریعہ تصور کیا گیا ہے اور یہ مالی امور کو سیدھا اور برابر کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

تاجر اگر زکوۃ کو مسئولیت سے ادا کرے تو اس سے امن اور بہتر معاشرتی نظام میں مدد ملتی ہے۔ زکوۃ کے ذریعے غنیمت کا ایک حصہ فقیروں اور محتاجوں کو پہنچتا ہے، جس سے معاشرتی فرق کم ہوتا ہے اور امن اور برابری بڑھتی ہے۔ تاجروں کو چاہئے کہ اپنے مالی امور کو اچھی طرح سے منظم کریں، قیمت فروخت کا حساب کریں، اور زکوۃ کو ادا کرتے وقت امانت داری اور ایمانداری سے عمل کریں۔ اس سے نہایت بڑھ کر معاشرتی اور اقتصادی حسن میں مدد ملے گی اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہوگی۔﴿ٱلَّذِينَ إِن مَّكَّنَّٰهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ أَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَمَرُواْ بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَنَهَوۡاْ عَنِ ٱلۡمُنكَرِۗ وَلِلَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلۡأُمُورِ﴾ [29] ترجمہ: وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں اختیار واقتدار دیں تو نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں

تاجروں کو چاہیے کہ وہ قیمت فروخت کا حساب کریں اور قرض منہا کر کے مال تجارت سے زکوۃ ادا کریں۔

" قيس بن ابى غرزة ۔ خرجَ علينا رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ فقال : يا معشرَ التُّجَّارِ ! إنَّ الشَّيطانَ والإثْمَ يحَضُرانِ البيعَ ، فشوبوا بيعَكُم بالصَّدقةِ"[30]۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ تاجروں کو صدقہ اور خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تجارتی فعالیتوں کے دوران تاجروں سے یہ نصیحت فراہم کی ہے کہ بیچنے اور خریدنے کے وقت شیطان اور گناہ نظر آتا ہے، لہٰذا ایسی حالت میں تاجروں کو اپنی معاملات میں امانت داری، ایمانداری اور انصافی رویہ برقرار رکھنے کی تشویق کی گئی ہے۔

صدقہ اور خیرات میں حصہ لینا، ایک شخص کے ذاتی امور کے علاوہ معاشرتی بھلائی میں بھی حصہ لینے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ اس سے غنیمت کا بہترین استعمال ہوتا ہے اور محتاجوں اور فقراء کو مدد ملتی ہے۔

یہ نصیحت امر خاصاً تاجروں کی تجارتی فعالیتوں میں ایمانداری، امانت داری، انصاف، اور معاشرتی بھلائی کے اصولوں کو مضبوط کرنے کی طرف اشارہ کرتی ہے اور ایک بہترین معاشرتی نظام کے لئے ایک قدم ہوتی ہے۔

ہمارے نبی کریم ﷺ نے بھی تجارت کو اپنی اقتصادی سرگرمیوں کا حصہ بنایا جس میں آپ ﷺ نے امانت و دیانت کا اعلی نمونہ قائم کیا۔

اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ اچھے اخلاق ایک شخص کی شخصیت کو مضبوط بناتے ہیں اور معاشرتی تعاملات میں بہتری پیدا کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں بھی اخلاقی اقدار اور اچھے معاشرتی تعلقات کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی زندگی میں اچھے اخلاق کا علم دکھایا اور اپنی امت کو ایسے اخلاقی اصولوں پر عمل کرنے کی تربیت دی۔ ما من شیئ اثقل فی المیزان من حسن الخلق آپ کی دعوت اور تعلیمات نے اخلاقی بہتری، امانت، دیانت، اور انصاف کو فروغ دیا۔

اچھے اخلاق کی بنیاد پر اپنے گاہکوں کے ساتھ حسین سلوک کرنا تاجروں کے لئے بہت مؤثر ہوتا ہے۔ یہ ان کی تجارتی روایات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا باعث بنتا ہے اور گاہکوں کو ایمانداری اور دیانت کے ساتھ خدمات ملتی ہیں۔ اس طرح، تاجروں کی معاشرتی اور اقتصادی حیثیت میں بھی بہتری آتی ہے اور ان کا اثر عظیم میں بھی بڑھتا ہے۔

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"من سره ان ینجیه الله من کرب یوم القیامة فلینفس عن معسر اور یضع عنه"[31]

اس حدیث میں معاشرتی اور انسانیتی اصولوں کو بہترین طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ ایک شخص کے لئے معاشرتی بہتری کا راز یہ ہے کہ وہ دوسروں کی مشکلات میں مدد فراہم کرتا ہے اور ان کے لئے خیراتی طور پر عمل کرتا ہے۔

اسی طرح، اس حدیث سے یہ بھی آتا ہے کہ اگر کسی کو مالی یا دینی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے، تو اس کا مدد کرنا اور اسے بھی اس مشکل سے نجات دلانا ایک اچھے اخلاق اور انسانی کردار کا نمونہ ہوتا ہے۔

یہ اصولوں کے اطلاق سے معاشرتی اور اقتصادی بہتری ممکن ہوتی ہے اور اس سے ہر فرد کا اثر عظیم میں بڑھتا ہے جس سے کل معاشرتی بڑھتی ہے اور اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

حرام اشیاء کی تجارت:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں س نے حرام اشیاء کی تجارت کو ممنوع قرار دیا ہے اور اس کی خرید و فروخت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

حرام اشیاء جو اسلام میں حضرت ہیں، ان کی تجارت کرنا اور انہیں خرید و فروخت کرنا دینی روایات کے مطابق حرام ہے۔ یہ اصول ایماندار اور دینی تاجروں کو چاہئے کہ اس گزرا ہوا حکم کو پیشگوئی دیں اور ایسی حرام اشیاء کی تجارت میں شامل نہ ہوں۔ ن الله و رسوله حرم بیع الخمر و المیتة و الخنزیر و الاصنام"[32]

اس اصول کے مطابق، اسلام میں حرام قرار دی گئی چیزوں کی تجارت کرنا نہ صرف مالی اذیت سے بچانا بلکہ معاشرتی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ ایسی تجارت معاشرتی بے بہا کو روکتی ہے اور امت میں بہتری اور اچھے اخلاقی اصولوں کو بڑھاتی ہے۔ ان الله اذا حرم شیئا حرم ثمنه"[33]۔

نرخ بڑھنے پر مال فروخت کرنا:

نبی ﷺ کا فرمان ہے: "لا يَحْتَكِرُ إلَّا خاطِئٌ"[34]

ترجمہ: اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا گنہگار ہے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ کسی کو صرف خطا گار ہونے والا گناہ ہی مجاز یا ز ہونے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ یعنی، کسی کا زندگی بھر گناہ کرنے والا ہونا اس کو دوسری چیزوں میں بھی گناہ کرنے کی اجازت دینے کا بہانہ نہیں بنانا چاہئے۔

اگر کوئی تاجر اس بات کا انتظار کرے کہ مال کی قیمتیں بڑھ جائیں اور پھر اسے بازار میں بیچے تو یہ عمل نہایت ناپسند ہوتا ہے۔ ایسا کرنا ایک غیر اخلاقی اور جبری عمل ہوتا ہے جو دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

معیشتی فعالیتوں میں ایسی ردی گردانی سے معاشرتی نظام پر بڑا زور آتا ہے اور اس سے بڑھتے ہوئے انصافی اور اخلاقی اصولوں کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اسلام میں مالی معاملات میں ایمانداری اور اخلاقیت کی پیشگوئی دی گئی ہے اور ہر طرح کی ناپسند عملیں منع کی گئی ہیں۔

آغازِ کاروبار:

HITEC ISLAMICUS
Vol- 1 Issue-1
ISSN- 2521-0777

صبح کا وقت اسلامی روایات میں بہت برکتی ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی اس وقت کے اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔

صبح کا وقت نہایت تازہ ہوتا ہے اور آسمان میں برکتیں چھائی ہوتی ہیں، اس لئے صبح سویرے میں کاروبار کا آغاز کرنا بھی ایک نہایت مفید عمل ہوتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی اپنے آدمیوں کو سویرے کاروبار کے لئے روانہ کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس کو برکت و افضل میں شریک ہونے کی دعا کی ہے۔
ایسا عمل کرنا ایمانداری اور معقولیت کا اظہار ہے اور صبح کا وقت ایک نیا دور شروع کرنے کا بہترین وقت ہے۔

خلاصہ:

1. رزق کی ذمہ داری: قرآن مجید کے ارشادات کے مطابق، اللہ تعالی نے ہر زندگی وجود پذیر جانور کی روزی کی ذمہ داری اپنے ذمہ لی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ جو بھی کمائی کرے، اللہ کی برکت سے ہوتا ہے۔

2. دار الاسباب اور محنت: اللہ تعالی نے انسان کو دنیا میں اسباب کے ذریعے رزق کمانے کی حکمت دی ہے۔ محنت اور کوشش کے ذریعے انسان اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں کا استعمال کر کے رزق حاصل کرتا ہے۔

3. عدل و انصاف: رزق کمانے کے طریقے میں عدل و انصاف کا دامن چھوڑنا ضروری ہے۔ کسب معاش میں افراط و تفریط سے بچنا اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا اہم ہے۔

4. احکامات کا اہتمام: اللہ تعالی نے اپنے دیے ہوئے احکامات کا پورا اہتمام کرنا اور حرام چیزوں سے بچنا ضروری ہے۔

5. ملکیت کا احترام: دوسرے کی ملکیت کا احترام کرنا اور ان کی اشیاء کو ناجائز طور پر قبضہ میں نہ لینا بہت اہم ہے۔

6. خرید و فروخت میں عدلیہ: دوسروں کے ساتھ بہترین لین دین اور خرید و فروخت کا طریقہ چننا اہم ہے۔

حوالہ جات

[1] الاعراف:10

[2] الحجر:20

[3] البقرہ:22

[4] مسند ابی یعلی:4321، فضائلؓ صحابہ احمد بن حنبل:349،

[5] بخاری2320، مسلم1552

[6] صحیح مسلم کتاب المساقاة

[7] مُسند احمد، رقم الحدیث:13322

[8] الاسراء:66

[9] صحیح سنن الترمذي، رقم:۲۲۶۰

[10] محاضرات معیشت ص:52

[11] محاضرات معیشت ص:52

[12] طبرانی معجم الاوسط، حدیث:8934

[13] شعب الایمان، باب فی الامانات ومایجب من آداءُھا الیٰ اھلھا، ج:۷، ص:۲۳۲

[14] السباء:11

[15] القصص:26

[16] سنن الکبری بیہقی:11431

[17] بخاری شریف۔ کتاب الاجارۃ، ابن ماجہ کتاب البیوع باب اجر الاجیر

[18]سنن ابن ماجہ حدیث:2443

[19]الفاروق، شبلی نعمانی ص:177

[20]سنن ترمذی: 1209

[21]سنن ترمذی:

[22]المومن:44

[23]مشکوۃ شریف، جلد چہارم حدیث1228

[24] صحیح مسلم:حدیث:295

[25]المطففین:1-6

[26]ھود:84-85

[27]ترمذی، حدیث"1353

[28]ابن ماجہ حدیث:2307

[2929]الحج:41

[30]جامع ترمذی، کتاب البیوع حدیث:1208

[31] صحیح مسلم:4083

[32] صحیح بخاری حدیث:2236

[33] صحیح ابن حبان حدیث4938

[34] صحیح مسلم:1605